

اس شعر کا پہلا مصرع صرف الفاظ کا بہیر بھیر ہے، شکست سے مراد ہے سر کا ٹوٹنا۔ اس ٹوٹنے کو موتی قرار دیا اور ہر سنگ و خشت کو صدف بنا لیا۔ بظاہر اینٹ پتھر کے بجائے موتی ملے، نقصان کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا، لیکن وہ موتی نہیں، جو بادشاہوں کے تاج اور حسینوں کے ہاروں کی زینت ہوتے ہیں، بلکہ سر اور ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے موتی، جو یقیناً نقصان ہے، مگر اس لیے نقصان نہیں سمجھا جاسکتا کہ دیوانے کو اینٹ پتھر ہی مطلوب ہوتے ہیں۔

۹۔ شرح : اے محبوب! تیرا وعدہ اس درجہ صبر آزمائیت کا کہ عمر اس کے پورا ہونے کا ساتھ نہ دے سکی۔ ظاہر ہے کہ تیری تمنا زندگی ہی میں کی جاسکتی تھی، اب زندگی گزر جانے کے بعد تمنا کی صورت کیا ہے؟ بہر حال یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ ہماری عارضی عمر تیری آرزو کے لیے کافی نہیں۔

۱۰۔ شرح : جدت اور اپج کی فطرت ہی وحشت ہے مطلب یہ کہ جو لوگ فطرۃ جدت اور اپج کا جوہر لے کر دنیا میں آتے ہیں، وہ مسئلہ قواعد کی پابندی سے ضرور کم و بیش گریز کریں گے۔ اور وحشت کا خاصہ ہی یہ ہے کہ کسی ایک ضابطے کی پابندی نہ کی جائے۔ اگر ایسا کیا جائے تو نئی چیز کیونکر پیدا ہو؟ پھر دنیا نئی چیز بہ آسانی قبول نہیں کرتی، اس سے اک گونہ مایوسی پیدا ہوتی ہے، لیکن جن لوگوں کی فطرت میں اعلیٰ جوہر موجود ہوتے ہیں، وہ دنیا کے قبول و عدم قبول سے بے پروا ہو کر ضرور نئی چیزیں پیدا کرتے ہیں اور ان سے باز نہیں رہ سکتے۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جدت ایک درد ہے، جس سے کوئی عالی دماغ انسان باز نہیں رہ سکتا۔ یہ صورت بھی نکلتی ہے کہ نئی چیز پیدا کر کے اپنے آپ کو مایوسی کا تختہ مشق بنانا ایک درد اور ایک دکھ ہے، لیکن جو